زین الحق مقیم برطانیہ کا مکتوب

جناب شمشیر علی خان راؤ ـــــ انگلینڈ
انٹرنیشنل اسلامی تبلیغی مشن

دیارِ حبیبؐ میں کیا دیکھا۔۔۔

ماہنامہ الحق یکم جنوری سے مل رہا ہے۔ پڑھ کر یوں محسوس ہوتا ہے جیسے ہمارے دل کی آواز ہے آپ کے نام ایک مضمون "دیارِ حبیبؐ میں کیا دیکھا" کے نام سے دو قسطیں ارسال کی تھیں تیسری قسط آج ارسال ہے۔ بندہ نے جو کچھ دیارِ حبیبؐ میں دیکھا، میرے پاس الفاظ نہیں، دل نہیں، عقل نہیں کہ اسے بیان کر سکوں۔ خدا کرے ہمارے دلوں میں محبوبِ خدا کی محبت مال جان اولاد سے بھی زیادہ پیدا ہو جاوے۔ باقی میری کوشش ہے۔ کہ الحق کے اور لوگ بھی خریدار بن جاویں۔ تاکہ یہ پرچہ بہت اونچے درجے پر پہنچ جاوے۔ دین کی اشاعت کے لئے یہاں اسلامی لٹریچر کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ رسالہ مشرق لندن میں آپ کے الحق کا اشتہار شائع ہوا ہے جسکی نقل ارسال ہے۔ فقط (شمشیر علی خان راؤ عفی عنہ)

مضمون زیرِ نظر میں محبوبِ خدا کے پیارے مدینہ کا تاثر پیش کیا جا رہا ہے۔ آج پوری کائنات بے چینی کے سمندر میں غرق ہے۔ مگر پھر بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے مدینہ میں وہ سکونِ قلب ہے۔ کہ دل چاہتا ہے۔ کہ یہاں ہی پڑے رہیں۔ جب مجھ جیسا سیاہ کار بھی روضۂ اطہر کی جالیاں پکڑتا ہے۔ تو سکون راحت اور فرطِ محبت و عقیدت سے یوں محسوس ہوتا ہے۔ کہ ابھی ابھی آنحضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے مخاطب ہونے والے ہیں۔ کبھی خیال آتا ہے۔ کہ اسطوانہ جبرئیل سے ابھی ابھی جبرائیل نبی حضور سے مخاطب ہو کر آسمان پر گئے ہیں۔ کبھی یوں محسوس ہوتا ہے۔ کہ ابھی ابھی عبداللہ بن زبیرؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ نماز پڑھ کر نکلے ہیں۔ کبھی یہ بھی خیال آتا ہے کہ اسطوانہ ابی لبابہؓ سے ایک صحابیؓ نے اپنے بدن کو جکڑ رکھا ہے۔ اور نبی صلعم خود اپنے مبارک ہاتھوں سے

ہمیں افسوس ہے کہ محترم مراسلہ نگار کی بھیجی ہوئی دو قسطیں ابھی تک حاصل نہیں ہوئیں ـــ (ادارہ)

اپنی نیاز بو کو کھول رہے ہیں. کبھی یوں محسوس ہوتا ہے. کہ نبی صلعم ابھی خطبہ دے کر نیچے اترے ہیں. یا یہ خیال بار بار آتا ہے. کہ آستانۂ پیغمبرؐ پر کوئی صحابی پہرہ دے رہا ہے. دل میں یہ تڑپ ہوتی ہے کہ یہ کھجور کا تنا جو ہے اسکو کتنی محبت تھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ـــ جب نگاہ اصحاب صفہ کے چبوترے پر جاتی ہے. تو دل میں ان بزرگوں کی پیاری محبت ٹھاٹھیں مارتی نظر آتی ہے. جن بزرگوں نے دین کی خدمت کیلئے اپنی ہر چیز قربان کر دی تھی. نبی صلعم کے دین پر اصحاب صفہ کا چبوترا آج بھی سینکڑوں بزرگوں سے بھر پور ہے. دور دراز ممالک سے آئے ہوئے بزرگ وہاں اصحاب صفہ کے چبوترے پر قرآن مجید حدیث نبویؐ پڑھتے ہیں. یہ سیاہ کار بندہ بھی ایک بار صحاب صفہ کے پیارے چبوترے پر بیٹھ گیا تھا. اور محبت اور عقیدت کے آنسو آنکھوں سے بہ نکلے ـــ

تمام دن رات یوں گزر جاتی ہے. جیسے کوئی انسان سکون قلب اور راحت میں جنت الفردوس کی کیاریوں میں گھوم رہا ہے. میرا بچہ جسکی عمر ۱۲ سال ہے جسکی والدہ بھی نو مسلمہ ہے وہ بچہ جب مسجد نبوی میں جھاڑو دیتا ہے. تو دل میں بار بار خیال آتا ہے. کہ اے خداوند عالم محض اپنے فضل و کرم سے اس بچے محمد احمد کو اپنے دین کے لئے قبول فرما. اس بچے سے مسجد نبوی کے خادم سب ہی پیار کرتے تھے. رات کو جب مسجد نبویؐ کو بند کر دیا جاتا ہے. تو ملازم فرماتے ہیں کہ اے بچے محمد احمد جاؤ گھر کو اب بارگاہ رسالت والے آرام فرمانے لگے ہیں. تو احمد پکارتا ہے کہ میں نہیں جاؤں گا. میرا دل چاہتا ہے کہ تمام رات مسجد نبویؐ کو صاف کرتا رہوں. مگر مسجد نبویؐ کے ملازم بچے احمد کو وہاں مسجد نبوی سے ۱۲ بجے رات نکال دیتے ہیں. اور فرماتے ہیں. کہ بچہ باہر مسجد نبوی روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر پڑے رہو. صبح ۹ بجے فوراً اندر آجاؤ گے. بچہ مایوس ہو کر جھاڑو چھوڑ کر باہر آتا ہے. اگلے دن بچہ خود ہی بارگاہ رسالت میں حاضر ہوتا ہے. وہاں ایک خوش نصیب بزرگ کی نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے. بچہ بھی ساتھ ہی نماز پڑھتا ہے. اور بزرگ کے جنازے کے ساتھ جنت البقیع میں جاتا ہے. اور وہاں میت سپرد خاک کر دیتے ہیں. جب ہم جنت البقیع میں جاتے تھے. تو بس آنکھوں میں پانی کے قطرے یوں بہ جانے لگتے کہ اے خداوند عالم تیری لاکھ رحمت ہو. ان بزرگوں پر جنہوں نے تیرے دین کے لئے میدان بدر احد اور خیبر میں اپنی ہر چیز قربان فرمائی اس قبرستان میں دس ہزار صحابہ کرامؓ آرام فرما ہیں. مدینہ منورہ میں ایک ایک جگہ پر نبی صلعم کے نشانات ملتے ہیں. کیونکہ نبی صلعم نے اپنی زندگی کے دس سال یہاں گزارے. مدینہ کے لوگ

بہت بلند اخلاق اور مہمان نواز ہیں۔ بندہ ناچیز کو تو یہاں محسوس ہوتا تھا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان ہیں۔ صبح ایک گھر کھانا ہے تو شام دوسرے گھر۔ ہماری جو مہمان نوازی مدینہ منورہ میں ہوئی ہے۔ شاید ہی کسی کو ایسی محبت اور پیار والی زندگی نصیب ہوئی ہو۔ وہاں ہمارے مشن کے امیر اعلےٰ ڈاکٹر عبدالرحمان خاں تھے۔ جو مجھ سے اپنے بچوں کی طرح سلوک کرتے تھے۔ ان کا ۱۸ مارچ کو انتقال ہو گیا جس کا صدمہ ہنوز ہے۔ قارئین الحق ہمارے اس روحانی بزرگ کے لئے دعا فرما دیں۔

ہماری ملاقات مدینہ میں مولانا عبدالغفور صاحب عباسی سے بھی ہوئی۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن خاں کی وفات کے بعد مولانا عبدالغفور صاحب عباسی ہی ہمارے انٹرنیشنل تبلیغی اسلامی مشن کے امیر ہیں۔ مدینہ منورہ میں سید محمود احمد صاحب برادر مولانا حسین احمد مدنی دیوبندی نے بھی ہمارے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا۔ کبھی وہ خود اپنے باغ میں سے جاتے کبھی ہم خود وہاں ان کے دولت کدہ پر چلے جاتے۔ روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر ایک بزرگ بابا حمید بیٹھے رہتے ہیں۔ جو نبی صلعم کے عقیدت مند لوگوں کی جوتیاں بوٹ وغیرہ رکھتا ہے، اسکی ملاقات ہمارے ساتھ میدان عرفات اور مزدلفہ میں ہوئی تھی۔ بابا حمید فرماتا ہے کہ میری دعوت کھانا ہوگی۔ ہم نے انکار کیا تو فرمانے لگے کہ نبی صلعم سے شکایت کروں گا۔ ہم نے کہا بابا اچھا ہم آپ کی دعوت کھانے کو تیار ہیں اسکی محبت میں بھی ہم کو نبی صلعم کی محبت اور عقیدت نظر آتی تھی۔ بابا حمید بہت اونچے بزرگ ہیں۔ گو وہ بارگاہ رسالت کے دروازہ پر صرف لوگوں کی جوتیاں رکھتے ہیں۔ مگر خدا کے بہت نیک بندے ہیں۔ جب بھی ہم بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوتے تو بابا حمید کی سرخ داڑھی ہم کو بہت پسند آتی اور ہم بھی وہاں بابے حمید کے پاس بیٹھ جاتے اور جوتیاں سنبھال رکھتے۔ دوسرے مسافروں کی مگر حمید کی زندگی میں سکون تھا۔ راحت تھی، اطمینان تھا۔ اس کے بعد ہمارے ایک بھائی حمزہ مدنی سے ملے جنکی وہاں موٹر کاروں کی مرمت کی دوکان ہے۔ ان کی محبت نے تو ہم کو اتنا مجبور کر دیا کہ ہم ہر روز ہی حمزہ مدنی اور بھائی غلام مصطفےٰ کے پاس جاتے اور بیٹھ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی باتیں کرتے —

مدینہ میں ہمارا قیام ۱۵ دن رہا۔ ۷۵ نمازیں ہم نے مسجد نبوی میں پڑھیں۔ دل نہیں چاہتا تھا کہ پیارے حبیبؐ کے اس پاک شہر کو چھوڑ کر جاویں مگر ابھی بیت اللہ کی ادائیگی کے لئے ہم نے مکہ کو جانا تھا۔ بس آنکھوں میں آنسوؤں میں غم لئے ہوئے ہم دیارِ حبیبؐ کو چھوڑ کر مکہ روانہ ہو گئے۔ ——